رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | ہم بھی اک نورانی چہرے کے پرستار ہیں ہم

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ الہام مسیح موعود

بنام مضامین ام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت بنام منیجر الفضل
قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ مقامی خریداروں سے
ساڑھے چار روپئے

چندہ غیر ممالک سے
سات روپے

الفضل

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔ حقیقۃ الوحی ص ۵۹

جلد ۳ | ۲۱ نومبر ۱۹۱۵ء | یک شنبہ | مطابق ۱۳ محرم ۱۳۳۴ھ | نمبر ۶۳

مدینۃ المسیح علیہ السلام

الحمد للہ کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ کی صحت اچھی ہے۔ مہمات دین میں بدستور مصروف ہیں + حضرت نانا صاحب قبلہ چند روز سے علیل تھے اب بفضلہ تعالیٰ افاقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آں مکرم کو شفائے کلی عطا فرمائے + عزیز عبدالحی مرحوم کی وفات پر کثیر التعداد تعزیتی ناموں کے علاوہ کئی احباب کرام بھی ان دنوں خاص طور سے تشریف لائے۔ مثلاً منشی فرزند علی صاحب فیروز پور سے۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب پانی پت سے + ترجمۃ القرآن کے ۹ رکوع مدراس جا چکے ہیں۔ ۱۱-۱۲ تیار ہیں۔ مدراس میں عربی کے بلاک بن رہے ہیں۔ انگریزی کے لئے نیا ٹائپ منگایا گیا ہے + خطبہ جمعہ جو حضور نے ۱۹ نومبر کو فرمایا خاص طور پر زور دار پر جوش تھا جسمیں حضور نے اپنی جماعت کو بحث مباحثہ اور مشق مناظرہ وغیرہ

اخبار احمدیہ

عزیز مرحوم مولوی عبدالحی صاحب غفر لہٗ کی وفات حسرت آیات پر بہت سے احباب کے ہمدردی آمیز تعزیت نامے دفتر اخبار نیز حضرت اقدس ایدہ اللہ کی خدمت میں پہنچے ہیں فجزاہم اللہ ایسے حادثات پر سچی ہمدردی و اخلاص کا مقتضیٰ یہی ہونا چاہیئے کہ مرحوم کے لئے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دُعا کی جائے +

سرینگر سے اخویم مکرم حافظ نورالدین صاحب احمدی سالک کی رسالہ منظم بزبان کشمیری دفتر ہذا میں پہنچی جسمیں حضرت مسیح ناصری کی وفات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ جزاہ اللہ۔ افسوس کہ الفضل میں اسکی اشاعت سے ہم بوجہ معذور ہیں۔ مناسب ہوگا کہ ایسی چیزیں بقدر ضرورت چھپوا کر مقامی پبلک میں شائع کی جائیں +

حیدر آباد دکن سے مکرمی قریشی صاحب خبر دیتے ہیں کہ اخی المکرمی مولوی غلام اکبر خاں صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدر آباد کے والد ماجد حضرت شیر احمد خاں صاحب (سلسلہ عالیہ کے بہت پُرانے اور مخلص ممبر) اپنے وطن فرخ آباد میں انتقال فرما گئے ہیں۔ مرحوم اپنے تقوےٰ۔ دینداری و زہد میں اپنے علاقہ میں نظیر نہیں رکھتے تھے۔ تمام جماعتیں اپنی اپنی جگہ آیندہ جمعہ کے دن آں مرحوم کا جنازہ پڑھ دیں اور ان کے پسماندگان کے لئے صبر اور نیکی کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا ہونے کی دُعا کر دیں +

مدرسہ احمدیہ قادیان کے متعلم میاں نظام الدین صاحب احمدی [illegible] مبلغ لکھتے ہیں:۔ جو صاحب بندہ کو دو کتابیں ارسال فرماوینگے [illegible]

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر شائع ہوا

انکی خدمت میں بندہ کیطرف سے تین چیزیں پیشکش ہونگی اوّل قیمت دیجاویگی۔ دوم احسان۔ سوم ایک ماہ برابر بندہ انکے لئے دعا کرتا رہے گا۔ کتابیں یہ ہیں **اتمام حجت** عربی۔ **انجام آتھم** عربی۔ یہ دو نو کتابیں حضرت اقدس کی تصانیف میں سے ہیں ✤

بگھرہ ضلع مظفرنگر سے منشی احمد حسین صاحب مدرس تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے محمد یوسف کے لئے ناظرین الفضل دُعا کریں وہ ایک ابتلا میں کئے ہوئے ہیں ✤

بھیرہ سے محمد امین صاحب نے لکھا کہ فلاں غیر مسلم شخص کی دُعائیں قبول ہو چکی ہیں تعجب ہے کیا کافروں مشرکوں کی بھی خدا سُنتا ہے۔ حضرت اقدس نے جواب میں لکھوایا کہ اللہ تعالیٰ سب کی سُنتا ہے۔ اضطرار شرط ہے اور کبھی ہستی کا فرق ہے (مفہوم)

بدایوں میں ۵ نومبر کو بروزِ جمعہ ایک نومبائع بھائی نے انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا مغفرت فرمائے جنازہ غائب پڑھا جائے ✤

راجپورہ میں ایک غریب بھائی نتیجہ بندی کے کام سے بیزار تھے۔ حضرت کی خدمت میں لکھا بہتر وجہ معاش کے واسطے دُعا فرمائیں۔ چنانچہ دُعا کی گئی اور حضور کا جواب پہنچتے ہی دوسرے تیسرے دن اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دل میں نیکی ڈالکر اس سے بہتر روزی مہیا کر دی پہلے بلا سعی و درخواست چپڑاسی کی آسامی ملی۔ پھر افسر کارگذاری سے خوش ہوئے اور فوراً ترقی دیکر محرر بنا دیا۔ فالحمد للہ وجزاہم اللہ ✤

شاہکوٹ (ملتان) میں برادر مکرم محمد حسن صاحب کا بچہ بیمار ہے تین روپے بطور صدقہ مساکین کے لئے پہلے بھیجے تھے۔ پانچ اور بھیجے۔ حضرت کے حضور دُعا کے واسطے ملتجی ہیں احباب بھی دُعا کریں ✤

سوہاوا ضلع گجرات سے برادر عبد الخالق صاحب لکھتے ہیں کہ انکی اہلیہ سخت بیمار تھیں حکیم ڈاکٹر جواب دے چکے تھے حضرت سے دُعا کرائی گئی۔ اور نیز بذریعہ الفضل احمدی برادری سے۔ خدا نے فضل کیا اور صحت بخشی۔ مگر کچھ حصہ مرض ہنوز باقی ہے مہربانی فرما کے احباب ان کے لئے ایک بار اور دردِ دل سے دُعا کر دیں۔ خدا جزائے خیر دے گا ✤

لکھنؤ سے برادرم مکرم محمد عثمان صاحب لکھتے ہیں کہ ایک مہربان کو کتاب برکات خلافت دکھلائی بہت محظوظ و متاثر ہوئے مگر ابھی بیعت کرنے میں بچند وجوہ متامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ جرأت و شرح صدر عطا فرمائے اور یہ حجاب بھی دُور ہو ✤

دلاور پور (مونگیر) میں اخویم مکرم وزارت حسین صاحب کچھ دنوں سے علیل ہیں اللہ تعالیٰ شفا بخشے احباب دُعا کریں ✤

بیگووالہ (سیالکوٹ) میں برادر غلام محمد زرگر کو عرصہ دراز سے درد کمر کی سخت تکلیف ہے۔ بہتیرے علاج کئے مگر آرام نہیں ہوا۔ حضرت کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ اب دُعا ہی اخیر چارہ ہے احباب بھی از راہِ ہمدردی دُعا سے اپنے کمزور دردمند بھائی کی مدد کریں ✤

فرید آباد (ضلع گورگانوہ) میں شیخ عبد الرحمٰن صاحب اکیلے احمدی ہیں اور سب مخالف۔ نماز باجماعت کی تکلیف اور چند مشکلات سے لاچار ہیں۔ احباب ان کے واسطے بتقید خاص دردِ دل سے دُعا فرما دیں۔ خدائے تعالیٰ انھیں ہر کیسی کے ابتلاؤں سے اپنی امان میں رکھے ✤

فیروز پور میں اخویم مکرم شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کے ہمدمی برادر حفیظ علیخان صاحب تپلی کے درد وغیرہ عوارض میں مبتلا ہیں۔ ان دنوں تکلیف بہت بڑھی ہوئی ہے۔ احباب خاص دردِ دل سے دُعا کریں ✤

بھوگلانہ (ہوشیار پور) میں برادر خیر دخاں سیکرٹری انجمن احمدیہ کی لڑکی پچھلی جمعرات کو فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ غائب پڑھا جائے ✤

سدرانہ (ملتان) میں برادر عبد اللہ صاحب کی اہلیہ نے بھی قضا کی۔ خدا مغفرت فرمائے۔ ان کا بھی جنازہ غائب پڑھا جائے ✤

ملتان سے برادر بدر الدین صاحب لکھتے ہیں کہ میں بعض مشکلات میں ہوں۔ احمدی بھائی بتقید میرے حق میں دُعا کریں ✤

سمائلہ تحصیل کھاریاں سے برادر ابراہیم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک نوجوان بھائی کچھ دنوں سے سخت بیمار ہیں ان کے واسطے دُعا کی جائے ✤

سدووال (تحصیل چکوال) سے برادر غلام حسین صاحب خبر دیتے ہیں کہ حضرت امامِ محترم کی دعاؤں سے خدا نے فضل کیا تمام شورِ مخالفت بند ہو گیا اور مشکلات رفع ہو گئیں۔ دُعائے حضرت کا فوری اثر موجب ازدیادِ ایمان ہوا۔ فالحمد للہ ✤

جگراؤں سے کریم بخش صاحب احمدی نے لکھا کہ میری بیٹی۔ بہو اور بھاوج بلکہ گائے تک کے مُردہ بچے پیدا ہوئے ہیں۔ لوگ وہم دلاتے ہیں کہ کسی نے تمہارے گھر پر جادو کر دیا ہے مگر میرا دل نہیں مانتا۔ حضور دُعا فرمائیں اور کوئی تدبیر بتلائیں۔ حضرت اقدس نے جواب لکھایا کہ جن بھوت جادو وغیرہ کا خیال تو باطل ہے۔ مکان میں کوئی نقص ہوگا اس میں کوئی حصہ تنگ تاریک بدبودار و مضر صحت ہو تو اسکی خاطر خواہ اصلاح کی جائے یا مکان بدل لیں (مفہوم)

بلب گڑھ (گوڑگانوہ) سے حکیم انوار حسین صاحب خبر دیتے ہیں کہ مسجد کا جو جھگڑا تھا۔ اس کا راضی نامہ ہو گیا ہے غیر احمدیوں نے مان لیا کہ احمدی بدستور مسجد میں نماز پڑھ لیا کریں۔ حضور کی دُعاؤں کا نتیجہ ہے۔ فالحمد للہ۔ فرید آباد میں سید اخلاق حسین صاحب سے وفات مسیح پر گفتگو ہوئی جس کا سامعین پر اچھا اثر پڑا۔ ثم الحمد للہ ✤

تازہ خبریں

گورنر بالیر لڑائی کا بہت زور ہو گیا ہے اگر یہ قصبہ ہاتھ سے نکل گیا تو کہتے ہیں سربی حملوں پر اس کا بڑا اثر پڑے گا۔ لوچن کے قریب سربی غنیم کے مقابل ذرات داد مردانگی دے رہے ہیں جسے دریائے برفنہ کے اُس پار قدم جمائے ہیں گراڈنو کے قریب نیچے اترتا ہوا ایک جسمن زیلپن روسی توپوں کا نشانہ بنا۔ اسکو آگ لگ کر بڑا حصہ تباہ ہو گیا مگر آدمی بچا لئے گئے۔ سرویہ میں دریائے سرنا کے بائیں کنارے بلغاری بڑی شدت سے تمام محاذ پر حملہ آور ہوئے تھے مگر بنقصان کثیر پسپا کئے گئے۔ راسر دو کے شمال میں فرنچ سپاہ برابر بڑھ رہی ہے۔ معرکہ سرنا مسلسل ۳۶ گھنٹے تک کمال شدت سے جاری رہا۔ جس میں فرنچ سپاہ کو بیّن فتح حاصل ہوئی بسٹر موسٹر ا کے علاقہ میں بھی سپاہ مذکور اپنے مفتوحہ مورچہ پر جمی ہوئی ہے۔ ٹیٹو و یر بلغاریوں نے کمک پہنچنے کے بعد پھر قبضہ کر لیا۔ سلانیکا میں برٹش افواج پہلے بھی موجود تھیں اب اور اُتار دی گئی ہیں۔ مزید جمعیت متحدہ مع ہر قسم کے سامان حرب کے ابھی برابر وہاں پہنچ رہی ہیں وہ بندر مذکور میں ریلوے نیز تمام دیگر ضروری وسائل سے خوب فائدہ اُٹھا رہی ہیں۔ خود دشمن کے بیان سے یہاں ۱۲ نومبر تک سوا لاکھ کے قریب برٹش اور فرنچ جنگی جوان پہنچ چکے تھے جنمیں سے اسّی ہزار ۴۴ سرویہ چلے گئے ہیں۔ گیلی پولی۔ میں یکم سے ۱۹ نومبر تک کوئی اہم واقعہ نہیں گذرا۔ طرفین اپنی اپنی قوت مدافعت کو مستحکم کر رہے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۱۵ء

مرکزِ احمدیت کی کشش

دُنیا میں غفلت وضلالت کا ایک بحرِ ذخار موجیں لے رہا ہے۔ خالق ومالک حقیقی سے دُور پھینکنے والی مخالف ہوائیں ایک طوفانِ بے تمیزی بنکر انھیں جو سلیم الفطرۃ ہیں اور حسناتِ طبعی سے بہرہ ور۔ انھیں جو صحیح معنوں میں انسان کہلانیکے قابل ہیں اور خوف وخشیۃ باری تعٰ کے زیر اثر۔ ہاں ان کو بھی جو اس سرائے فانی کو مستقر جاودانی نہیں سمجھتے۔ اور اسی لئے عقبےٰ کی بازپرس سے ہمیشہ ترساں رہتے ہیں اور مضطر اپنے ابتلا خیز تھپیڑوں سے پریشان کئے دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک عبدِ صالح کو اس ہولناک غم وبار ک کے جھوکوں سے بچائے۔ آمین ✢

اسی کرۂ خاکی پر اسی ہولناک تلاطم میں ایک اور عجیب وپُراسرار نظارہ بھی آپ کو دکھلائی دیگا۔ وہ کیا؟ گمراہی ومعصیت خدافراموشی وغفلت کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی ہلچل کیسی زبردست اور ہمہ گیر ہے۔ مگر اسی کے درمیان ایک دریائے عمیق بھی چلتا ہے جو تمام کثافتوں سے پاک تمام مخالف ہواؤں کو دائیں بائیں ہٹاتا ہوا۔ اس طوفان موج خیز کو چیرتا سیدھا اپنی راہ چلا جاتا ہے یہ کیا ہے؟ اُس خالق ومالک حقیقی تک پہنچنے اور دارین میں فلاح وسُرخ روئی حاصل کرنے کا صراطِ مستقیم۔ جو مخلوق اس راہِ راست پر پڑلی ہے گو باقی خلائق کے مقابلہ میں ابھی آٹے میں نمک کی نسبت سے زیادہ نہو مگر چونکہ وہ اصل منزلِ مقصود کی دُھن میں راستہ کی تمام فانی دلبستگیوں اور سراب آسا ترغیبات سے مستغنی بلکہ بیزار ہے لہذا اسکی یکرنگی وہم آہنگی اور تیز مگر نہایت سنجیدہ ومتین رفتار بھی اپنے اندر ایک ایسا انداز وامتیاز خاص رکھتی ہے کہ دنیا میں چار سو اُس کی دھاک ہے ✢

ضیاءِ شمس ہر چند کہ اپنی جگہ نہایت تیز اور نور ریز ہو لیکن اسکی پرتو افگنی کا آخر ایک وقت مقرر ہے جب نیّرِ اعظم سامنے سے ہٹ گیا تو پھر قمرِ منیر ہی اس کرۂ تاریک پر اجالا کرتا ہے۔ چنانچہ جب تاریکیٔ ضلالت سے دُنیا اندھیر ہوچکی تھی نبیوں کا سردار (ص) آفتابِ ہدایت بنکر طلوع ہوا۔ پھر جب دُنیا کا رُخ اس سے پھر کر وُہی گھٹا ٹوپ اندھیرا اسپر چھانے لگا تو ایک قمر الانبیاء کا ظہور ہوا جو اسی شمس ضیا ریز سے اقتباس انوار کر کے دُنیا کو روشنی دیتا ہے ✢

وہ تیز رفتار مگر کوہ وقار دریائے عمیق دراصل اسی قمرِ منیر کے زیر اثر ہے جب ایک وقت خاص آتا ہے اور دریا کے قطرات پر اس (نبیوں کے) چاندکی غیر معمولی کشش پڑتی ہے تو وہ ہزارہا کی تعداد میں بلکہ بیشمار اسکی طرف کھینچے ملکوِ عظیم کی مانند سطح اسفل سے اُونچے اُٹھتے چلے آتے ہیں اور تاثیراتِ قرب حاصل کر کے پھر اپنی اپنی جگہ جا رہتے ہیں ✢

دوستو! وہ وقتِ معیّن پھر آرہا ہے۔ قمر الانبیاءؑ کی کششِ خاص پڑنے کا۔ جبکہ مرکزِ احمدیت آبِ مصفا کے رشکِ گوہر قطروں کو غیر معمولی زور کے ساتھ اپنی طرف کھینچے گا۔ یعنی مسیح زمان مہدی دوران احمد نبی اللہ جری اللہ فی حلل الانبیاء (علیہ التحیۃ والثناء) کے اخلاص کیش غلاموں کی تیسری عید کا موقعہ جو ایک نہیں دو نہیں بلکہ تین چار روز تک برابر انھیں بیشمار روحانی نعمتوں سے مالا مال اور دینی مسرتوں سے خوشحال کرتی رہتی ہے۔ وہ موقعہ کیا ہے؟ وہی جماعتِ مسیح موعودؑ کا سالانہ اجتماع جو آخرین منھم کی معنی خیز مناسبت کو لئے ہوئے ہر سنِ عیسی کے آخری مہینے کے ایام آخری میں خدائے تعالیٰ کے فضل ورحم کے ماتحت منعقد ہوتا ہے ✢

ہمیں یہ جتلانے کی ضرورت نہیں کہ بیتِ تثلیث کا رسوخ زائل کرنیوالی قوم کی یہ عید تثلیث خدافراموش اقوام کے میلے ٹھیلوں کا کوئی انداز اپنے اندر نہیں رکھتی ہاں مگر چونکہ یہ اطراف ملک سے آئے ہوئے برادرانِ دینی کے مل بیٹھنے اور اپنے ایمان واخلاص کو تیز کرنے کی مبارک تقریب ہوتی ہے اسواسطے اگر اسے میلے کے ہی نام سے موسوم کیا جائے تو "میلہ خداشناسی" کہنا غیر موزوں نہوگا۔ پس اسی سے سمجھ لینا چاہیئے کہ ایام جلسہ میں دارالامان قادیان آنے اور "ہجوم خلق سے ارضِ حرم" کی کیفیت دوبالا کرنے کی غرض وغایت کیا ہوتی ہے۔ یہی کہ برس دن کے تین سو ساٹھ دن تک دُنیا کے پریشان کن جھمیلوں اور مکروہاتِ علائق میں پھنسے رہنے کا جو ناگوار اثر آپ کی ارواح وقلوب پر کم وبیش پڑتا ہے۔ وہ امام المتقین خلیفہ برحق حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کے فیض صحبت اور کلمات طیبات سے زائل ہوجائے اور ہزارہا دُور افتادہ افرادِ جماعت کے باہمی میل جول سے بھی بیخ ایمان کی آبیاری ہو ✢

ہر قوم ہر فرقہ ہر بار اپنے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اس بات کی کوشش کیا کرتا ہے کہ جلسہ کی رونق کسی طرح سنینِ ماضیہ سے بڑھ جائے۔ لیکن انکے پاس بجز شاذ ونادر اتفاقی خصوصیت کے کوئی ایسی وزندار وامتیازی وجہ نہیں ہوتی جسے پیش کر کے وہ بجا طور پر یہ کہہ سکیں کہ اس دفعہ کا اجلاس ضرور ہی غیر معمولی ہونا چاہیئے۔ لیکن الحمدللہ کہ اس جماعت کو خدائے تعالیٰ نے ایک ایسا زبردست سبب عطا فرمایا ہے جو کسی دوسری قوم کو حاصل نہیں اور ہرگز نہیں۔ وہ کیا؟ یہ کہ تم خدا کی آخری جماعت ہو جسکی لاانتہا ترقیات کے بڑے بڑے زوردار الٰہی وعدے تمہاری ہمتوں کو بلند کرنے تمہارے جوش واخلاص میں دن دونا اضافہ کرنے اور

ہاں بڑھے چلو

کہنے کے لئے موجود ہیں۔ ان حتمی وعدوں اور بشارات کو پیش نظر رکھ کر تم بالکل حق بجانب ہوگے کہ تم اُسے قدوس ولایزال کا بڑھتا ہوا اجلال ظاہر کرنے کی غرض سے ہر سال بیش از بیش سرگرمی ومستعدی اور عزم واہتمام کے ساتھ جوق جوق یہاں آن کر دُنیا کو دکھلادو کہ قمر الانبیاء کا جذبہ مطلعِ انوار کی کشش۔ اور مرکزِ ہدایت کی روز افزوں طاقت واقعی تمام فانی قوتوں اور انحطاط پذیر اسبابِ مادی سے بڑھی ہوئی ہے ✢

جلسہ کی تاریخیں ابھی دربارِ خلافت سے مقرر نہیں ہوئیں۔ مگر ہمارے مکرم ومحترم افسر بیت المال کی جانب سے

ابتدائی تحریک کا اعلان جو کسی دوسری جگہ درج ہے ظاہر کرتا ہے کہ انشاء اللہ عنقریب تاریخیں مقرر ہو جائینگی کیونکہ مہینے سے گنتی کے چند ہی روز زیادہ انعقاد جلسہ میں باقی رہ گئے ہیں +

جلسہ کی شرکت احمدی احباب کا کام ہے مگر اسے ہر پہلو سے بارونق و کامیاب اور بابرکت بنانا خدا تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے پس تمام برادران دینی کو چاہیئے کہ اس مقصد کے لئے ابھی سے خاص طور پر دعاؤں میں لگ جائیں تیاری کے متعلق احمدی دوستوں کو کن کن امور کا خیال رکھنا اور اہتمام کرنا ضروری ہوگا ہم انشاء اللہ آئندہ عرض کریں گے - وباللہ التوفیق +

"حفاظت اسلام کی ضرورت"

مضمون مندرجہ عنوان پر ان دنوں بعض اخبارات میں بحث ہو رہی ہے - بحث کا اصل موضوع اسپر مبنی ہے کہ بنگال کے اکثر مقامات میں مسلمانوں کی دینی و اخلاقی حالت سخت قابل افسوس ہے حتیٰ کہ انکے نام تک ہندوانی ہیں اور کالی دیبی کی پوجا وغیرہ مشرکانہ لغویات انمیں بالعموم مروج ہیں - انکی اپنے مذہب سے ناواقفیت اور اخلاقی تنزل کے سبب عیسائی مشنریوں کو انمیں بڑی کامیابی ہو رہی ہے - اسپر ایک ہمعصر یہ سوال کرتا ہے کہ "انگلستان و جاپان کو تو بصرف زر کثیر اسلامی تبلیغی مشن بھیجنے کی تجویزیں ہو رہی ہیں مگر ہندوستان میں کروڑوں برائے نام مسلمانوں کو جو مسلمان والدین کے ہاں پیدا ہوئے - دیگر ادیان کے چنگل سے چھڑا کر اسلام پر قائم رکھنے کی مطلق کوشش نہیں کی جاتی - جو لوگ بوجہ جہالت پہلے ہی خلاف اسلام رسوم و عقائد کے پابند ہوں - انھیں اسلام سے بالکل برگشتہ کرنے میں چنداں دقت پیش نہیں آسکتی" - پھر لکھا ہے کہ "ان کے اسلام سے نکل جانے پر ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد جو پہلے ہی بہت کم ہے اور بھی قلیل اور ناقابل التفات رہجائیگی اور اندیشہ پیدا ہوگا کہ کہیں بڑی قوم رہے سہے مسلمانوں کو بھی جذب نہ کرلے" +

ان خیالات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان لیڈروں کو اس بارہ میں جتنا کچھ بھی درد ہے وہ قومی نقطۂ نظر سے ہے یعنی اگر جہلائے قوم اپنی بیدینی و غفلت کے سبب اغیار میں جذب ہو گئے تو مسلم تشیلیٹی کو "اور بھی قلیل و ناقابل التفات" رہجانے کی وجہ سیاسی نقصان پہنچے گا - اگر انکے دلوں میں نفس اسلام سے سچی ہمدردی ہوتی تو بڑا فکر اس بات کا ہونا چاہیئے تھا کہ جو مسلمان بظاہر جامۂ اسلامی میں نظر آتے ہیں وہ کہاں تک حقیقی اعمال و عقائد اسلام کے پابند ہیں اور مسلمانوں کا خود وہ طبقہ جس میں ان تشیب و فراز کا کم و بیش احساس پایا جاتا ہے اور بظاہر بعض مراسم مذہبی کے بھی پابند ہیں ان کے دلوں میں شعائر اسلام کی عظمت و محبت عملاً کتنی کچھ ہے ؟ +

"اسلام کی حفاظت" انسانی ہاتھوں سے! ایک بودا خیال ہے - اسلام دراصل وہی الذکر ہے جسکی حفاظت کا اللہ تعالیٰ خود ذمہ لے چکا ہے - مسلمان بیچارے اسکی کیا حفاظت کرینگے وہ پہلے اپنی تو خبر لیں کہ صحیح معنوں میں وہ اعتقاداً و عملاً کس حد تک مسلمان کہلا سکتے ہیں - انکی حالت تو یہ ہے کہ اپنے بعض پرانے معتقدات کے بل پر غیر مذاہب کے حملوں کو نہیں روک سکتے تا وقتیکہ مسیح موعود کے علم کلام سے ظاہراً طور پر یا در پردہ مدد دلیں جیسے کہ ان کے بعض بلند نام مولوی اسوقت کر رہے ہیں - پس اسلام کی نہیں بلکہ مسلمانوں کی اپنی حفاظت اور خیر اسی میں ہے کہ خدا کے فرستادہ کو قبول کرلیں اور سچے اسلام کی پناہ میں آجائیں ورنہ صرف قومیت کے لحاظ سے کثرت بیچاری کیا چیز ہے اور اگر وہ کثرت خدا کی نظروں میں حق پر نہ ہو تو کسی کا کیا بھلا کر سکتی ہے - آہ ! مسلمانوں نے قرآن کریم کو پس پشت ڈالدیا ہے اور اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ جو سوجھتی ہے الٹی ہی سوجھتی ہے - انھیں کثرت و قلت کا تو غم ہے مگر اسکی فکر نہیں کہ حق کے حامی و دوستدار ہوں - کیا قرآن کریم صاف صاف یہ نہیں فرماتا کہ خدائے تعالیٰ حق کے دوستدار صابروں کا ساتھ دیتا ہے اور اس کے اذن سے قلیل بھی کثیر پر غالب آجاتے ہیں (كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ○

قصد کعبہ - رو بہ ترکستان

آجکل کے قومیت پرست مسلمان لیڈروں کو احکام اسلام کا ادب و احترام کہاں تک ملحوظ خاطر ہے اسی سے ظاہر ہو جائیگا کہ بنگال میں جس انجمن نے مزعومہ حفاظت اسلام کا بیڑا اٹھایا ہے اسے کسی غمخوار ملت نے ۲۵ ہزار روپیہ کی گرانقدر رقم یکمشت عطا فرمائی ہے جسکی آمدنی سو روپیہ ماہوار بیان کیگئی ہے یہ شاندار عطیہ تو بلاشبہ قابل تحسین ہے لیکن اگر اسکی یہ ماہانہ آمدنی زر سود ہے تو ہم نہیں سمجھتے کہ حمایت و حفاظت دین کے کام پر سود کی رقم خرچ کرنا کس طرح بابرکت و سازگار ہوگا جبکہ وہی دین سود کے لین دین کو صراحتہً حرام مطلق ٹھہراتا ہے +

مسلمان اور دیوالی

بعض مسلمان اخباروں نے ان دنوں دیوالی نمبر کے نام سے خاص پرچے شائع کئے ہیں جن کے مضامین میں راجہ رامچندر جی اور نیز حضرت کرشن جی (علیہما السلام) کو پیغمبر ہند بیان کیا ہے - گویہ کوئی نئی بات نہو - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بالخصوص کرشن جی مہاراج کو پیغمبر قرار دیا ہے مرزا مظہر جان جاناں بھی لکھ گئے ہیں اور شیخ محی الدین ابن عربی کا بھی یہی مذہب ہے لیکن دلچسپ امر غور طلب امر تو یہ ہے کہ وہی بات جب ایک مامور من اللہ کی زبان مبارک سے سنتے ہیں تو اسلامی حمیت کے دعویدار چڑ جاتے ہیں - حالانکہ دوسروں سے سنکر بالکل ناگوار نہیں سمجھتے - اصل یہ ہے کہ مامور من اللہ چونکہ خدا سے علم پاکر کہتا ہے اسواسطے شیطان اپنے دوستداروں کو اسکی تردید پر ابھارتا ہے مگر خدا بھی آخر اپنے فرستادوں کی بات پوری کرکے رہتا ہے تاکہ آنکھوں والے دیکھ لیں کہ اللہ اپنے امر پر غالب ہے (واللہ غالب علیٰ امرہ) اور اپنے ماموروں کا بول بالا کرنا اسکی قدیم سنت (کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی) جب مخالفین کی متفقہ طاقت بھی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تو اس سے صاف یہی ثابت ہوتا ہے کہ ایک بڑی زبردست فوق الفوق ہستی ان کی حامی و مددگار ہے - اور وہ ضرور حق پر ہیں تعجب ہے سلسلہ احمدیہ کے مخالف ایسی موٹی بات بھی نہیں سمجھ سکتے کہ بانئے سلسلہ (علیہ السلام) اگر معاذ اللہ مامور برحق نہیں بلکہ مخالف سچے ہیں تو پھر خدا کیسے ایک جھوٹے کا

سائقی ہؤا۔ اور اُس کے بالمقابل ان سب (بزعم خود) سچوں کو ہر بات میں نیچا دکھا رہا ہے +

دنیا بھر میں عیسائی ہی عیسائی نظر آئیں گے

آگرہ میں پچھلے دنوں ایک پادری صاحب نے مشن کالجوں کی ضرورت پر کچھ دیا اور اس کے آخر میں فرمایا کہ وہ زمانہ قریب آنیوالا ہے جبکہ لوگ مسیح کی الوہیت کے قائل ہو جائینگے اور تمام دنیا میں عیسائی ہی نظر آئینگے" افسوس پادری صاحب نے اسکے ساتھ ہی یہ بھی کیوں نہ حکم لگا دیا کہ عنقریب ایک ایسی ہوا چلے گی کہ لوگ مذہب کے معاملہ میں عقل و فہم غور و تدبر سے کام لینے کی ہرگز ضرورت نہ سمجھیں گے کیونکہ بغیر ایسے تحیر خیز انقلاب کے تو ممکن نہیں کہ تمام دنیا ایک بشر کی خدائی بے چون و چرا قبول کرے خواہ وہ حضرت مسیح علی نبینا و علیہ السلام سے بھی بڑھ کر اولوالعزم و عظیم الشان کیوں نہ ہو +

جدید ضابطہ

گزٹ آف انڈیا کے ایک غیر معمولی پرچے میں قانون تحفظ ہند کے ماتحت ایک نیا ضابطہ حال میں شائع کیا گیا ہے جو تمام قلمرو ہند پر حاوی ہوگا۔ اس ضابطہ کی رو سے حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل امور ذیل کے مجاز ہونگے :-

(۱) کسی فیکٹری ورکشاپ کان یا کسی حرفتی کارخانہ کی کل پیداوار یا اس کا کوئی حصہ لے سکیں +

(۲) ایسی فیکٹری یا کان وغیرہ پر قبضہ کیا جا سکے گا +

(۳) ان کارخانجات پر اقتدار حاصل ہونے کے علاوہ کام کی تحدید۔ انضباط۔ کلوں کے منتقل یا تبدیل کرنے کا بھی اختیار ہوگا تاکہ جنگی اغراض کے لئے انکی پیداوار بڑھائی جا سکے

(۴) جو شئے جناب ممدوح باجلاس کونسل کی رائے میں جنگ کے واسطے کار آمد ہو۔ اسکی تیاری کے انضباط۔ قبضہ اور فراہمی میں سہولت کا بھی انتظام کر سکینگے +

(۵) برٹش انڈیا کے کسی بندرگاہ سے برٹش جہازوں کی روانگی کا انتظام کوئی جہاز سارا یا اس کا کوئی حصہ آدمیوں جانوروں اور سامان کے لئے مخصوص کرنے کا بھی اختیار حاصل ہوگا۔ یہ ضابطہ جنگی ضروریات کے لئے نافذ کیا گیا ہے +

کفران نعمت کے خمیازے

اسی ضابطہ کے متعلق ایک ہمعصر لکھتا ہے "غرض ہم اسوقت ایک نہایت نازک زمانہ سے گذر رہے ہیں جو کم از کم حکومت انگریزی کے دوران میں ہندوستان میں پہلے کبھی نہیں آیا اور ہمارا فرض ہے کہ آجکل پھونک پھونک کر قدم رکھیں۔ کیونکہ ذرا سی حرکت یا غفلت سے شک پیدا ہونا ممکن ہے خواہ حکام کتنے ہی محتاط ہوں" +

ہمارے نزدیک تو یہ زمانہ نہایت مبارک ہے جو لوگوں میں مآل اندیشی سلامت روی اور روحانیت پیدا کرنے کے نت نئے سامان پیدا ہوتے جاتے ہیں بشرطیکہ وہ آنکھوں سے دیکھنے کانوں سے سننے اور قلوب سے سمجھنے کا کام لیں۔ دیگر سلطنتوں میں بلا زمانہ جنگ جدل کے بھی ایسے ایسے مظالم سخت گیریاں اور اندھیر گردیاں سنی گئی ہیں کہ خدا کی پناہ پھر بھی بہتیرے ناشکرے اور ناقدردان دشمنانِ حکومت اس بابرکت و امن پسند گورنمنٹ کو ہمیشہ طرح طرح سے عیب ہی لگاتے رہے۔ خدا کی شان ایک وقت ایسا بھی آگیا جبکہ حکومت کو بعض کارروائیاں اس قبیل کی محض بحکم ضرورت و مجبوری بحالت اضطراری عمل میں لانی پڑیں کہ جنسے رعایا کے بے چین و ناشکر گذار عنصر کو زمانہ امن کی قدرِ عافیت جاننے کا موقعہ ملے۔ حالانکہ یہ ضابطے اپنی تفصیلی شرائط میں اتنے سخت بھی نہیں ہیں جتنی دیگر حکومتوں اور خود ہندوستان کی دیسی ریاستوں میں بعض استبدادی کارروائیاں آئے دن ہوا کرتی ہیں۔ پھر ایسے ضابطوں کا براہِ راست اثر بھی زیادہ تر انہی لوگوں پر پڑے گا جو اس گورنمنٹ کے زیر سایہ گویا چھوٹے پیمانہ پر راج کر رہے ہیں لہذا اخلاقاً بھی ان کا فرض ہونا چاہیئے کہ برٹش راج (امپیریل گورنمنٹ) کا اس اڑے وقت میں خوشی خوشی ہاتھ بٹائیں۔ بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں اگر جو لوگ بنج بیوپار یا حرفتی کاروبار میں ہمیشہ لاکھوں کروڑوں کے وارے نیارے کرتے ہیں اگر ان تک اس زمانہ آزمائش کا کچھ بھی اثر نہ پہنچتا۔ تو یہ ایک طرح کی بے انصافی ہوتی جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ عام افراد رعایا یعنی غریب غرباء تک اس نا حرب کی سینک لگنے سے نہیں بچے۔ معمولی دیسی دستکاریوں کی کساد بازاری۔ تجارتی کاروبار کا مندہ خوراکی اجناس کی گرانی وغیرہ مختلف شکلوں میں اس خیال کی تائید ہو رہی ہے کہ لوگ ناشکرے اور غافل بہت ہو گئے تھے جنہیں اب زمانہ کی سبق آموزیاں ہوش میں لانا چاہتی ہیں۔ کیا مسیح موعودؑ نے برسوں پہلے سے خبر نہیں دی کہ ہر ایک کے لئے طرح طرح کی آزمایشوں کا وقت آرہا ہے +

ہمارا سالانہ جلسہ اور غیر احمدیوں کی شرکت

مقامی ہمعصر نور کی یہ تحریک بظاہر دلپسند اور قابل تائید ہے کہ اب کی دفعہ ہمارے برادران سلسلہ حتی الوسع غیر احمدی دوستوں کو بھی اپنے ساتھ لانیکی کوشش کریں تاکہ انھیں یہاں کے اسلامی کاموں اور سرگرم دینی مشاغل کو دیکھکر سنی سنائی بدگمانیوں سے بچنے کا موقعہ ملے وغیرہ (مفہوم) لیکن عملی طور پر اس تحریک کے چند پہلو دقت طلب ہیں اگر خدائے تعالیٰ اپنے فضل سے ایسی روکیں کسی نہ کسی طرح دُور کر دے تو فی الحقیقت نہ صرف ایام جلسہ میں بلکہ انکے علاوہ بھی غیر احمدیوں کا یہاں آتے رہنا مفید ہو سکتا ہے۔ وہ دقتیں کیا ہیں ؟ :—

اوّل تو احمدیوں کے پاس ایسا فالتو روپیہ کہاں ہے کہ سفر دُور یا نزدیک کے مصارف اپنے بھی برداشت کر سکیں اور دوسروں کے بھی۔ بہتیرے غریب تو محض بوجہ عدم استطاعت خود بھی شریک نہیں ہو سکتے۔ انھیں شریک برکات کرنے کا فکر سب سے مقدم ہے۔

دوم۔ جن لوگوں میں کسی حد تک رواداری روشن خیالی یا تلاشِ حق کا مادہ ہوتا ہے انہی سے کچھ توقع کیجا سکتی ہے کہ قادیان آنا گوارا کریں ورنہ اکثر تنگ خیال متعصب تو قادیان کے نام سے بھی گھبراتے ہیں لیکن اُن لوگوں کو بالعموم اسی ہفتہ میں دیگر قومی جلسوں پر جانا ہوتا ہے جنھیں چھوڑ کر وہ ہماری شرکت موجودہ حالت میں کم ہی پسند کرینگے۔ پس سب سے پہلے تبلیغی کوششوں سے اغیار میں مرکز احمدیت کی کشش اور اشتیاق پیدا کرنیکی ضرورت ہے جب انکے دلوں میں دارالامان مہدی کی اصلی عظمت جاگزین ہو گی اپنی غرض کو آپ آتے رہینگے۔ دل کھنچ ہوئے پیچھے جسم کا جدھر چاہے کھینچ لے جانا کچھ بھی مشکل نہیں +

سوم۔ یہاں کی رونق اسلام کے نظارے دیکھنے کی غرض سے تو ایام جلسہ کیا بارہ مہینے تیس دن کے لئے صلائے عام ہے جس کا جی چاہے آئے اور دیکھے لیکن جلسہ کے موقعہ پر بوجہ انبوہ کثیر کے پورا آرام۔ ہر طرح کی مدارات اور حضرت امام اولوالعزم کی ملاقات یا رفع شکوک و تبادلہ خیالات میں چند در چند دقتیں ہوتی ہیں۔ اپنے تو خیر سب سمجھتے ہیں کہ یہاں کا آنا گھر کے سے آراموں۔ تکلفات یا زبان کے مزوں کی خاطر نہیں بلکہ اور ہی پاک و اعلیٰ اغراض کے لئے ہوتا ہے۔ مگر کوئی غیر ممکن ہے کہ بجائے فائدہ اٹھانے کے اُلٹا کسی نہج سے بُرا نقش دل پر لیکر جائے وغیرہ وغیرہ +

تبلیغ کے کام میں

عورتیں کیا مدد دے سکتی ہیں؟

سب سے پہلے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ سلسلہ حقہ کی تبلیغ صرف اسی طریق سے نہیں ہوتی کہ ایک شخص پہلے علم وفضل کے سمندر پی جائے۔ پھر فن تقریر میں مہارت تامہ پیدا کرے۔ بعد ازاں مجمع ہائے کثیر کو مخاطب کر کے احمدیت کی دعوت لوگوں کو دیا کرے۔ بلکہ تبلیغ کے معنے محض پہنچا دینے کے ہیں۔ اور یہ فرض ہر عامی وامی بھی ایک حد تک ادا کر سکتا ہے کہ اس گمراہی وغفلت کے زمانہ میں محض خدا تعالیٰ کے فضل اور مسیح موعود علیہ السلام کی پاک تعلیمات سے اصلاح و ہدایت کی جو نعمت اسے حاصل ہوئی ہے اور اصلی مفہوم اسلام کا جو حق اسے پہنچا ہے وہ دوسروں کے کان میں ڈالکر ان تک بھی جیسے بن پڑے پہنچا دے۔ یہ دوسری بات ہے کہ اس کا پہنچانے والا جتنی زیادہ علمیت اہلیت۔ صلاحیت اور بات کرنے کا شعور و سلیقہ رکھتا ہوگا اور ہاں جتنا زیادہ بلحاظ تقوی و طہارت اور اعلیٰ خوخصلت کے نیک نمونہ ہوگا اتنا ہی لوگوں پر زیادہ اثر پڑیگا اور وہ زیادہ جذب و اخلاص کے ساتھ سلسلہ حقہ کی طرف کھینچے چلے آئینگے مگر تاہم اس بات پر تو ہر شخص اگر خدا تعالیٰ کا فضل اس کے شامل حال ہو۔ ضرور قادر ہو سکتا ہے کہ سادگی واعتدال کے ساتھ لوگوں کو اپنی رفتار گفتار و نشست و برخاست سے اطوار کے ذریعہ جتلا دے کہ ہم

مہدی آخر زمان

کی جماعت سے ہیں۔ جس کے قیام کی غرض اللہ تعالیٰ نے یہ رکھی ہے کہ دنیا میں سچی خدا ترسی حقیقی دینداری کا نیک نمونہ قائم ہو کر ایک بار پھر وہی زمانہ پیش نظر کر دے جو حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ظہور پاک نے پہلی دفعہ دکھلا کر چشم عالم کو خیرہ کر دیا تھا۔ اور باطل پرستی غفلت شعاری وزیانکاری کے سارے سامان اسباب فلاح و نجات سے بدل گئے تھے۔

اس کے لئے کچھ ایسی زیادہ اعلیٰ قابلیت اور علمیت درکار نہیں کہ ہماری خواتین اس کے حصول سے بالکل ہی معذور ہوں۔ محض اتنی ضرورت ہے کہ خود دینداری و خوش اطواری اختیار کریں۔ اور اگر لکھی پڑھی ہیں تو کتابوں سے خود ورنہ اپنے شوہروں سے سن سنکر دین حق کی موٹی موٹی باتیں اور احمدیت کی امتیازی خصوصیات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ دعائے مدد کرتے ہوئے اس بات کی عادت رکھیں کہ جو آئی گئی بہنیں سہیلی غیر ہو یا اپنے رشتہ ناتہ والی۔ دور کی ہو یا پاس پڑوس کی کسی کام کو یا محض باتیں چیتیں کرنے کو آئے اور ان سے ملے اسی کے ساتھ موقعہ مناسب دیکھکر خدا رسولؐ کی باتیں کرنے لگیں عام عورتوں میں اکثر یہ عیب ہوتا ہے کہ جب باہم ملاقات کرتی ہیں تو بجز ادہر اودہر کی فضول گپوں اور فتنہ و فساد پیدا کرنیوالے شکوہ و شکایات کے ان کی گفتگو میں کام کی باتیں بہت ہی کم ہوتی ہیں۔ برخلاف اس کے ہماری احمدی ماں بہنوں میں یہ وصف خاص ہونا چاہیئے کہ ان کی مجلسیں اس قسم کی لغویات اور بیہودہ بلکہ ضرر رساں بکواسوں سے بالکل پاک ہوں۔ انہیں جب آپس میں مل بیٹھنے کا اتفاق ہو تو ایک دوسری کو ہدایت نصیحت کرنے اور اللہ رسول کے کلمات خیر کان میں ڈالنے کا زیادہ خیال رہے جس وقت کوئی ضروری دنیوی معاملات درپیش ہوں اور دینی چرچا کرنیکا موقعہ نہ ملے تب بھی گفتار و رفتار میں ایک سنجیدگی و متانت بشتگی و صلاحیت ایسی پائی جائے کہ خواہ مخواہ غیر احمدی عورتوں پر ان کی صحبت و ملاقات کا نیک اثر پڑے اور ان پر ظاہر ہو جائے کہ احمدی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی مستورات بھی بیہودہ باتوں اور نکمے مشغلوں سے پرہیز کرتی اور دین دنیا کے سارے کاموں میں خاص اللہ والی ہو کر نبھاتی ہیں۔

اگر خدانخواستہ ہماری احمدی مائیں بہنیں مشرکانہ رسوم اور بدعتی کی حرکات میں اپنی رشتہ یا ہمسایہ کی عورتوں سے ملت جلت رکھینگی یا خود سچی مسلمانی کا کوئی بھی قرینہ اور ثبوت اپنے ظاہر و باطن میں پیدا نہ کرینگی تو دوسری عورتوں پر ان کا کیا خاک نیک اثر پڑیگا۔ لیکن اگر ان میں خدا کے فضل سے حقیقی دینداری و احمدیت کے کوئی بین آثار نمودار ہوئے تو پھر مجال ہے کہ دیگر مستورات ان کی مذہبی خصوصیت سے متاثر نہ ہوں۔

بہت سی نظیریں ایسی سننے میں آئی ہیں کہ مرد بڑے درجہ کے بیدین بد اطوار تھے مگر سلیقہ شعار دیندار بیویوں کی برکت سے وہ بھی سنور کر ایسے نیک پاک ہو گئے کہ گویا ان کی کایا ہی پلٹ گئی۔ یہ کس چیز کی طاقت ہے؟ صرف اس قیمتی جوہر کی کہ انسان خود اچھا بننے کی کوشش کرے پھر دوسروں پر بھی اس کا اثر جلدی یا بدیر ہوا اور ضرور ہوا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمان مبارک میں عورات مسلمہ نے دین پھیلانے کے کار خیر کو بڑی مدد اور تقویت دی۔ تو کیا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی بعثت ثانیہ کا وقت نہیں کیا اس جماعت کو صحابہ کرام رض سے تشبیہ ونسبت نہیں دیگئی؟ پھر کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ اب بھی جوش واخلاص کے ساتھ احمدی مردوں کے ساتھ احمدی بیبیاں بھی خدمت دین میں ہاتھ نہ بٹائیں۔ کیا معاذ اللہ آج عورتیں اسی قابل رہگئی ہیں کہ مرد اس پاک عمارت (سلسلہ) کو جتنا بنائیں عورتیں اسکو اتنا ہی بگاڑتی جائیں۔ اپنی سستی وغفلت سے اپنی امور دین کے ساتھ بیگانگی و بے اعتنائی سے کیا احمدی جماعت میں خدانخواستہ لکھی پڑھی دیندار بیبیاں بالکل نہیں ہیں؟ کیا ان کے ذمہ خدا رسولؐ کی طرف سے کوئی فرائض اور ذمہ داریاں خدمت دین کے متعلق عاید نہیں ہوتیں۔ اور کیا خدا رسول کی خوشنودی اور فلاح و نجات حاصل کرنے اور اپنی دنیا وعقبیٰ سنوارنیکی ضرورت سے وہ مستغنی ہیں؟ کوئی سند۔ کوئی پروانہ کہیں سے ملگیا ہے تو دکھلاؤ۔ وہ کہاں ہے؟ یقیناً ایسا کوئی پروانہ پیش نہیں کیا جا سکتا۔ برخلاف اس کے قرآن کریم جو اپنے دین کی جڑ بنیاد ہے صاف صاف بڑے زور کے ساتھ مرد عورت دونوں کو نیک کاموں اور دین کی باتوں میں شامل کرتا ہے۔ مگر سچو دین کا چرچا پھیلانے اور خود پورے دیندار بننے سے بڑھکر آج کونسا نیک کام ہوگا۔ پس کیا وجہ ہے کہ ہم اپنی خواتین کو بھی اس میں شامل کرنے سے غافل رہیں۔ اور کیا وجہ ہے کہ ہمارے گھروں کی رونق۔ ہماری وجہ سکینت اور تسکین و راحت ہو کر وہ اس نہایت بابرکت کام میں ہمارے ساتھ حصہ نہ لیں؟ امید ہے کہ ہماری محترم اہل قلم بہنیں بھی اس طرف توجہ فرمائیں گی کہ طبقہ نسوان میں تبلیغ کے کون کون سے طریق و ذرائع انکے نزدیک زیادہ مفید و مناسب ہو سکتے ہیں*

دعوت الی الخیر

مارشیس میں احمدیت کی تبلیغ

روزہل میں نماز عید اضحیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✻ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت امام ایدہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج عید کا دن ہے اور میں حضور سے دور ہوں۔ برسوں سے میں عید قادیان دار الامان میں پڑھا کرتا تھا۔ ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء کو میدین گاؤں سے ایک میاں جی نے بلایا جو محمد حنیف معذور کے نام سے مشہور ہیں معذور اس لئے کہلاتے ہیں کہ ان کی دونوں ٹانگیں خشک ہو چکی ہیں اور وہ چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ میں ماسٹر نور محمد بن نوریا عبد الرحیم صاحب سوداگر بوٹ فروش وغیرہ منشی محمد اسمعیل خان آف فنکس ہیرکس روز ہل سے گئے۔ کاتر بلی تیر کا ٹکٹ لیا گیا تھا۔ وہاں دو دوست ساتھ ہو گئے۔ ایک بابو ماطور اور ایک میاں جی ظہو۔ جب میدین پہنچے۔ اور محمد حنیف کے گھر میں گئے واقعی وہ بہت ہی معذور ہیں اور بہت خوش اخلاقی سے پیش آئے۔ میں نے قریباً دو گھنٹہ وہاں وفات مسیح کے متعلق باتیں کیں۔ ان کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے۔ اور میری باتوں کا ان پر خاص اثر معلوم ہوتا تھا۔ آدھ گھنٹہ کے اندر اندر بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ ان میں ایک حاجی ہاشم کنماس کا باشندہ بولا۔ ہم عیسیٰ علیہ السلام کی وفات نہیں مانیگے امام ابو حنیفہ فقہ اکبر میں لکھ گئے ہیں کہ وہ زندہ ہیں۔ میں نے کہا آپ حضرت امام اعظم کی تصنیف سے کوئی کتاب دنیا میں دکھلا سکتے ہیں۔ وہ کہنے لگا فقہ اکبر امام اعظم کی تصنیف ہے مگر کہنے لگا کہ میرے پاس وہ کتاب نہیں ہے۔ قد خلت من قبلہ الرسل سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ رسول اللہ کے زمانہ میں زندہ تھے کیونکہ ما محمد الا رسول جب آیت اتری تھی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے اس لئے جب ما المسیح ابن مریم الا رسول اتری اس وقت مسیح بھی زندہ تھے۔ میں نے کہا ما المسیح ابن مریم الا رسول سے ثابت ہوا کہ مسیح سے پہلے جو رسول تھے وہ سب مر گئے اور ما محمد الا رسول سے معلوم ہوا کہ محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے ایک رسول زندہ تھا عیسیٰ علیہ السلام سو وہ بھی مر گئے۔ اتنے میں ایک نوجوان نے وہاں چند لوگوں کو آواز دیکر بلایا۔ اور سڑک پر کھڑا ہو کر گالیاں دینے لگا کہ اس گھر والے کو جماعت سے خارج کرو کیونکہ اس نے کافر کو جگہ دی اور بہت شور مچایا۔ اور کئی لوگ بکواس زور سے کرنے لگے۔ اور محمد حنیف کے چھوٹے بھائی نے عاجزی سے کہا کہ اب یہ شرارت پر تلے ہوئے ہیں اس لئے آپ یہاں سے تشریف لیجائیں۔ یکے پہلے ہی سے طیار کئے ہوئے تھے ہم وہاں سے دو بجے ظہر کو چلے آئے اور کاتر بلی تیر میں آکر کھانا کھایا اور وہاں بہت سے لوگ اس حاجی خان کے گھر پر جمع ہوئے۔ سوال کرتے رہے اور تشفی پاتے رہے اور بہت دلچسپی لیتے رہے اور بڑی عزت اور خاطر سے پیش آئے۔ اور ہمیں سٹیشن پر بھی چھوڑنے آئے اللہ تعالےٰ کی عجیب شان ہے کہ وہاں میدین میں اب لوگ ہماری طرفداری کر رہے ہیں اور بہت سے مخالفت کرتے ہیں۔ خدا کے فضل سے ہر جگہ سچائی کا بیج بویا گیا ہے۔ اور تمام جزیرہ احمدیت سے گونج اٹھا ہے اور لوگ حیرت کے سمندر میں غرق ہیں کیا وجہ ہے کہ اس قادیانی مولوی کے ساتھ تمام مسلمانوں میں یہی تذکرہ اور یہی باتیں جا بجا ہو رہی ہیں۔ ۱۹۔ اکتوبر کو ہندوستان سے ایک مفتی مولوی فضل اللہ دیوبندی سنی سورتی مدرسہ والوں نے منگوایا ہے۔ اس کی آنے سے پہلے بہت شہرت تھی کہ وہ قادیان میں بیس برس رہا ہے اور مرید تھا جب اس نے دیکھا کہ یہ سلسلہ سب غلط ہے تو مکہ میں جاکر اس نے توبہ کی اور مسلم بنا۔ مگر آنے پر معلوم ہو گیا کہ یہ صرف افواہیں تھیں جن کا کوئی ثبوت نہیں۔ اور محض سیاہ جھوٹ نکلا۔ اور پہنچنے پر اس کی شہرت میں کمی ہو رہی ہے اس نے پہلے آکر یہ وعظ مدرسہ میں کیا کہ بادشاہ ہمیشہ بڑی قوم سے ہوا کرتا ہے بھلا مغل قوم سے بھی مہدی آسکتا ہے اور اس کے سوا کوئی دلیل اس نے بیان نہیں کی اور کہا کہ آئندہ میں مسیح کی آمد ثابت کرونگا اور وفات مسیح کو بالکل نگل گیا۔ اس کے آنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے پاس لوگ آتے رہتے ہیں۔ اور خدا کا فضل ہو رہا ہے۔ حضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ حضور کو یاد ہوگا کہ میں اور حضور حضرت خلیفہ اول رضہ کے پاس مسجد مبارک میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور مولوی صاحب بخاری سنا رہے تھے اس میں ایک یہ حدیث آئی کہ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ۔ اس پر مولوی صاحب نے فرمایا کہ لوگ میرا کہا نہیں مانتے اور امام کو کچھ نہیں سمجھتے اور میری طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ انکو ہم نے بہت دفعہ کہا ہے کہ بولو اور لکھنا شروع کرو۔ یہ ہمارے وقت میں کام نہیں کرتے آپکے وقت میں کام کرینگے۔ مجھے خوب یاد ہے معلوم نہیں حضور کو یاد ہے یا نہیں۔ حضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اللہ کے فضل سے جناب گورنر صاحب بہادر مارشیس نے پبلک لیکچر روزہل میں دینے کی اجازت عطا فرما دی ہے۔ ہم گورنمنٹ کا تہ دل سے شکریہ کرتے ہیں اور ہم درگاہ رب العالمین میں دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالےٰ گورنمنٹ برطانیہ کو ہر میدان جنگ میں فتح دے اور ہمارے بھائیوں کو جو میدان جنگ میں لڑ رہے ہیں یا جانیوالے ہیں اللہ تعالےٰ انکو کامیابی سے واپس لادے۔ اور گورنمنٹ برطانیہ کو کامیابی کا سہرا عنایت فرمادے۔ یہی گورنمنٹ ہے جس کے زیر سایہ ہم امن وامان سے اپنے مقدس اسلام پر عمل پیرا ہو رہے ہیں۔ اور صداقت اسلام کو جو عین احمدیت ہے اس کی حکومت میں آزادی کے ساتھ پھیلا رہے ہیں۔ حضور بڑے زور سے ہمارے لئے دعائیں فرماویں لوگ سخت مخالفت پر تلے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے رعب سے ہمارا وہ کچھ بگاڑ نہیں سکتے ورنہ وہ ہمارے آنے کو بہت برا ظاہر کر رہے ہیں۔ اور ہمارے پاس آمد و رفت کرنیوالوں کو زجر و توبیخ کے علاوہ جرمانہ سزائیں جماعت سے خارج کیا جانا۔ بہت بہت زور لگا رہے ہیں مگر سچائی کو کون روک سکتا ہے سچائی ضرور پھیلیگی اور اس کے روکنے والا خود بھاگ جائیگا۔ کیونکہ روشنی کی آمد پر اندھیرا بھاگ جاتا ہے

حضور کی دعاؤں کے ہم بہت محتاج ہیں۔ یہاں ایک مولوی صاحب ہیں۔ انہوں نے مجھکو بلوایا۔ اور سب دروازے بند کر لئے۔ اور مجھسے سوال کیا کہ یہ ٹریکٹ تم نے شائع کیا تھا جو وفات مسیح پر ہے میں نے کہا ہاں۔ کہا مجھے سمجھ نہیں آیا۔ پھر مجھے کہا وفات مسیح سناؤ میں نے اسکو انی متوفیک کی آیت مفصل طور سے بتائی وہ وفات مسیح کا قائل ہو گیا وہ کہنے لگا اچھا یہ تو بات صحیح ہے کہ مسیح فوت ہو گئے ہیں۔ مگر مرزا صاحب کی صداقت پر کیا دلیل ہے میں نے کہا سب سے پہلے وفات مسیح کا مسئلہ ہے اس کو آپ دلائل سے یقینی طور پر مان لیں کہ اس میں ذرا بھی شک نہ رہے۔ کیونکہ جب تک اسامی خالی نہ ہو دوسرا اس کا کون مستحق ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد آپ کو یہ مرحلے کرنا ہو گا۔ کہ جو مر جاتے ہیں وہ واپس نہیں آ سکتے اور پھر تیسرا مرحلہ یہ ہونا چاہیئے کہ آنیوالا ایک امتی ہو گا چوتھا مرحلہ یہ کہ آیا وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہیں (علیہ السلام) اس نے اصرار کیا کہ حضرت صاحب کی صداقت پر میں بولوں۔ مجھے کہنے لگا کہ تم حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہو۔ میں نے کہا ہاں پھر اس نے کہا کہ کیا مرزا صاحب کو وحی ہوتی تھی میں نے کہا ہاں ہوتی تھی۔ اس نے کہا خاتم النبیین کے بعد کس طرح ہوتی تھی۔ میں نے کہا عدم نزول وحی بعد از خاتم النبیین کے متعلق کوئی آیت پڑھیں کہنے لگا من اظلم ممن افترٰی علے اللہ کذباً او قال اوحی الی میں نے کہا ولم یوح الیہ شیء بھی پڑھیں۔ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس کو وحی نہ ہو وہ اگر کہے کہ مجھے وحی ہوتی ہے اللہ پر جھوٹ باندھے تو اس سے بڑھکر کون ظالم ہے اس پر اس کا ناطقہ بند ہو گیا میں نے کہا کہ وحی شریعت بند ہے مبشرات اور منذرات کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے۔ ہاں آپ یہ سوچیں کہ ہمیں کس طرح معلوم ہو کہ وحی ہوتی تھی۔ ممکن ہے نہ ہوتی ہو اور یونہی کہدیتے ہوں۔ تو اس کا فیصلہ خود قرآن کریم نے کر دیا ہے وہ فرماتا ہے من اظلم ممن افترٰی علے اللہ کذباً او کذب بایاتہ انہ لا یفلح المجرمون۔ وہ بڑے ظالم ہیں اللہ پر جھوٹ باندھنے والا۔ دوم صادق کی تکذیب کرنے والا۔ تو ہمیں کس طرح معلوم ہو کہ کون سچا ہے اور کون ظالم ہے۔ تو اللہ نے فرما دیا کہ انہ لا یفلح الظالمون جو ظالم ہو گا وہ کامیاب و مظفر و منصور نہیں ہو گا۔ اب ہم دیکھتے ہیں حضرت مرزا صاحب کامیاب ہوتے ہیں اور آپکے مکذب ناکام۔ اس سے ثابت ہوا کہ آپ کے مخالف ظالم ہیں اور حضرت مرزا صاحب صادق ہیں۔ انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیٰوة الدنیا۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ ولو تقول علینا۔ یہ سب دلائل ثابت کر رہے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود ہیں۔

اس پر بھی اس نے سکوت کیا۔ اور لاجواب ہوا پھر اس نے کہا کہ قرآن میں آپ زیادتی کمی کے تو قائل نہیں ہیں۔ میں نے کہا ہرگز نہیں۔ قرآن میں کوئی زیادتی کمی نہیں کر سکتا اور نہ اس کی کوئی آیت منسوخ ہے۔ تو پھر کہنے لگا کہ انا انزلناہ قریباً من القادیان کیوں قرآن میں ہے۔ میں نے کہا میرے پاس قرآن ہے۔ انمیں یہ دکھائیے پھر کہنے لگا مرزا صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے میں نے کہا کہ آپنے اپنا ایک مکاشفہ لکھا ہے۔ کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ ہم نے وہ قرآن میں زیادہ کر دیا ہے۔ کلا وحاشا۔ ہمارے مخالف جاہلوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ انہوں نے قرآن میں انا انزلناہ قریباً من القادیان بڑھا دیا ہے۔ کشف کو حقیقت پر محمول کر رہے ہیں اس پر بھی وہ چپ ہو گیا پھر اس نے کہا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ میری شان میں ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں نہیں ہے۔ میں نے کہا یہ بالکل غلط بات ہے حضور نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ جو قرآن میں یہ آیت آئی ہے یہ رسول کریم کے حق میں نہیں ہے بلکہ میرے حق میں ہے۔ ہاں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی یہی آیت الہام ہوئی ہے اور اس الہام میں آپ مراد ہیں۔ میں نے کہا کہ اس سے تو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود محبوب الٰہی ہیں جو انکی چال چلیگا وہ بھی محبوب الٰہی ہو جائیگا۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ چاند سورج سے روشنی لیکر دنیا کو روشن کر دیتا ہے مگر چاند میں ذاتی روشنی نہیں سورج میں ذاتی روشنی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو سورج ہیں اور حضرت مسیح موعود چاند ہیں۔ پھر اس نے کہا کہ قرآن میں جو تحریف کرے میں نے کہا وہ بہت ہی برا انسان ہے۔ اس نے کہا میں نے سنا ہے کہ تمہارے آدمی اذا العشار عطلت سے مراد ریل لیتے ہیں۔ میں نے کہا اس میں تو کوئی تحریف نہیں ہے، مسلم میں خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی معنی کئے ہیں یترکن القلاص فلا یسعٰی علیہا کہنے لگا یہ تو قیامت کی علامت ہے۔ میں نے کہا بیشک رسول کریم بھی تو قیامت کی علامت تھے تو کیا پھر قیامت آ گئی قیامت الگ چیز ہے علامت قیامت اور چیز ہے۔ اس پر بھی سکوت کر گیا۔ پھر کہا آسمانی نکاح والی پیشگوئی۔ میں نے کہا کہ قرآن کے معیار پر پرکھا جاوے تو وہاں لکھا ہے۔ ان یک کاذباً فعلیہ کذبہ وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم۔ اگر ہم مان بھی لیں کہ وہ پیشگوئی غلط گئی تو بھی حضرت صاحب سچے ہیں کیونکہ آپ کی بہت سی پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ یہ پیشگوئی بھی پوری ہو گئی ہے۔ اس کی پہلی ٹانگ یہ تھی کہ اس لڑکی کا باپ مر جاویگا سو وہ نکاح کے بعد ایک سال کے اندر مر گیا اس کے بعد وہ ڈر گئے۔ اور سب نے خط حضور کو لکھے خدا تعالےٰ نے عفو فرما دیا۔ پھر کہنے لگا کہ میں تو شروع سے مخالف نہیں ہوں اگر میں سوال لکھکر بھیجوں تو اس کے آپ جواب بھیجدیا کریں۔ حضور ضرور ہم غریب الوطنوں کے لئے دعا فرماتے رہا کریں۔ اللہ تعالےٰ مخالفین کو حق کے آگے جھکا دے اور راہ راست دکھا دے مسٹر نوریا کے مکان پر لوگوں کو دعوت دیگئی اور تمام بھائیوں کو جسمانی اور روحانی غذا سے سیراب کیا گیا۔ ۲۱۔ اکتوبر کو ۲ بجے تک سلسلہ کی باتیں اور قرآن سناتا رہا۔ اور ۲۳-۲۴ اکتوبر کو ۱۲ بجے رات تک قرآن شریف اور سلسلہ حقہ بتاتا رہا یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ لوگوں کے وقتی سوالوں کا جواب اللہ تعالیٰ اس وقت سکھا دیتا ہے۔ حضور دعا فرماتے رہیں۔ احمدیان کولمبو بڑی خوشی سے خط لکھتے ہیں۔ اس کی نقل قادیان ارسال کی جاویگی۔ اور مسٹر کراسفورڈ کا خط بھی نقل کر کے بھیجا جاتا ہے احمدیان کولمبو اور مارشیس کے لئے حضور دعا فرما دیں۔

وہ بڑے خواہشمند ہیں کہ چوہدری صاحب کولمبو کی راہ جا دین والسلام حضور کا غلام۔ غلام محمد ۲۸ اکتوبر۔

مندرجہ ذیل اشخاص عید اضحی کی نماز میں شامل تھے۔ غلام محمد نور محمد۔ محمد صدر علی۔ عبداللطیف۔ عبدالعزیز۔ عبدالغفور۔ عبدالمجید۔ دوست محمد۔ محمد عمر۔ رسول۔ عثمان احمد۔ احمد عبدالغفور عبدالرحیم۔ احمد بہادر۔ عبدالرحمن نادر۔ غلام نبی۔ ڈاکٹر لال محمد خان۔ منشی محمد اسمٰعیل خان۔ بابو عبدالمجید۔ محمد منظور۔ سبحان محمد۔ آدم۔ یوسف۔ زین العابدین۔ سلطان غوث محمد عظیم۔ عبدالرزاق۔

شہر میں بھی تین احمدیون نے نماز عید الگ اپنے مکان میں ادا کی۔ یہ پہلا سال ہے کہ اس جزیرہ میں نماز عید احمدیون نے الگ پڑہی اور روز ہل میں بھی عید پڑہی گئی۔

خطبہ جمعہ

از حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ
مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۱۵ء

یَا بَنِیَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِن یُوسُفَ وَاَخِیهِ وَلَا تَیْأَسُوا مِن رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا یَیْأَسُ مِن رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکَافِرُوْنَ ۝

بہت سی باتین اور بہت سے مطالب و مدعا ایسے ہیں جن کے حاصل کرنے سے انسان کو بعض راحتین آرام اور خوشیاں پہنچتی ہیں پھر اس کام کو کرتے کرتے درمیان میں ایک اور خوشی حاصل ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے انسان اس خوشی کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور اسی طرف لگ جاتا ہے اور اپنے اصل مدعا کو بھول جاتا ہے۔ اور بعض وقت ایک کام کو پورا کرنے مین اس قدر ابتلا اور روکین آجاتی ہیں جن کے پیش آنے سے انسان ہمت ہار کر بیٹھ جاتا ہے اور اس مدعا کو حاصل کرنے سے ناامید ہو جاتا ہے۔ وہ مصائب و ابتلا جو انسان کے راستہ مین آتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ ان کی طرف متوجہ نہ ہو اور ان کی پرواہ نہ کرے۔ بعض انسان اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ ان مصائب کی پرواہ نہیں کرتے اور اپنے مطلب و مدعا کے حاصل کرنے میں لگے رہتے ہیں اور کسی ابتلا اور مصیبت کو کچھ نہیں سمجھتے۔ جو لوگ ایسے ہوتے ہیں ان کو لوگ پاگل کہتے ہیں۔ مجنون اور دیوانہ کہتے ہیں لیکن وہ کبھی اپنی مقصود و مدعا کو حاصل کرنے سے نہیں رکتے اور نہ کسی کی ملامت کی کچھ پرواہ کرتے ہیں۔ لوگ انہیں پاگل کہے جاتے ہیں لیکن انہیں اپنے کام سے کام ہوتا ہے۔ درحقیقت پاگل کہنے والے خود پاگل اور مجنون ہوتے ہیں۔ قدیم سے جماعتین اور سلسلے بنانے والون کو لوگ پاگل کہتے آئے ہیں اور تمام انبیاء اور مرسلین اور اولیاء و اقطاب اور مجددین کو لوگوں نے پاگل و مجنون کہا ہے اور جن کامون سے لوگ ڈرتے ہیں وہ انکو کر گذرتے ہیں اور جنکو پاگل کہا گیا آخر وہی اپنے مطالب میں کامیاب ہوئے حضرت نوح علیہ السلام سے لیکر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک اور پھر نبی کریم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تک جس قدر بھی راستباز خواہ وہ نبی یا رسول ہوں خواہ وہ مجدد غوث قطب ہوں سب کو لوگون نے پاگل اور دیوانہ کہا ہے۔ مکہ جیسی بستی میں جو شرک اور بیدینی میں اس قدر حد سے گذر گئی تھی گویا شرک میں ڈوبی ہوئی تھی اور جن کی زندگی کا انحصار ہی بت پرستی پر تھا اور ایسی خونخوار و بت پرست قوم جس کی نظیر آج ہندوؤن میں بھی نہیں پائی جاتی کیونکہ وہ لوگ سفر کو بھی جاتے تو آٹے کے بت بنا کر اپنے ساتھ رکھتے تھے پھر ایسی ظلمت کے وقت میں نبی کریم کا ظہور پذیر ہونا کیسے خطرے کا مقام تھا اور پھر باوجود اس کے آپکے پاس نہ کوئی سپاہ تھی اور نہ کوئی لشکر تھا تو آپ نے ایسے وقت میں کھڑے ہو کر کہا کہ میں تمہارے بتوں کو باطل کر دونگا۔ اور شرک کو جزیرہ عرب سے نکال دونگا جو میرے مقابل میں اٹھیگا تباہ و ہلاک ہو جائیگا وہ رسوائی اور نامرادی کا منہ دیکھیگا۔

ایسی حالت کو دیکھکر ایک دنیا دار انسان مجنون اور دیوانہ ہی کہیگا۔ اور لوگوں نے کہا اور اس وقت بھی خدا کی طرف سے ایک آواز آئی لیکن لوگون نے انبیاء سابقین مرسلین اور مجددین کو کیونکر پاگل کہا لا بلکہ جس طرح پہلے لوگون نے ان صادقین کو پاگل کہا اسی طرح یہ لوگ بھی حضرت مسیح موعود کو پاگل ہی کہتے ہیں اور جو اعتراض پہلے لوگ کرتے تھے وہی اب یہ لوگ کرتے ہیں۔ الغرض یہ سلسلہ ہمیشہ سے ایسا ہی چلا آیا ہے اور صداقتوں کے راستہ میں روکین آتی ہی رہی ہیں۔ لیکن بے استقلال اور بے ہمت انسان ایسے وقت میں اپنے آپکو علیحدہ کر لیتے ہیں۔ اور کام کرنے کے وقت بے استقلالی سے کام لیتے ہیں۔ ہاں ناممکن کامون میں پڑنے والے پاگل ہوتے ہیں لیکن ایسے کاموں میں پڑنے والا جو انسانی تدابیر کے ماتحت ہوں اور جنکے ہونے کے کچھ دلائل اور قرائن بھی نظر آتے ہوں جن کے کرنے سے بظاہر امید بھی نظر آتی ہو تو ایسے امور میں پڑنے والے کو پاگل نہیں کہا کرتے جس قدر ایجادین ہیں اگر ان کے موجد ان کے پیچھے نہ پڑتے اور مصائب اور مشکلات کو برداشت کر کے انکو حاصل نہ کرتے اور پیچھے ہٹ جاتے تو آج دنیا کے لوگ کیونکہ یہ آرام اور آسائش کے سامان حاصل کرتے اور وہ خود کیونکر چین سے اپنی زندگی بسر کرتے ان لوگون نے بڑے استقلال اور ہمت سے اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے تمام ابتلاؤں اور مشکلات و مصائب کا مقابلہ کیا اور ہمت کو نہیں ہارا اور کسی کی پرواہ نہیں کی کہ کوئی ان کے متعلق کیا کہتا ہے۔ کولمبس نے جس وقت امریکہ کی طرف سفر کرنیکا ارادہ کیا تو اس وقت اسے بھی لوگ پاگل کہتے تھے اور کہتے تھے کہ دیکھو یہ پاگل کہتا ہے کہ اس سمندر کے دوسری طرف بھی کوئی اور خشکی ہے چنانچہ جب اس نے ملکہ سپین سے مدد طلب کی اور یہ معاملہ مجلس امراء کے سامنے پیش ہوا تو سپین کے کارڈنیل نے (کارڈنیل وہ پادری ہوتا ہے جو پوپ کی طرف سے کسی ملک کے مذہبی معاملات کے تصفیہ کے لئے سب سے بڑا حاکم ہوتا ہے) اس پر مجنون یا کافر ہونیکا فتویٰ دیا اور کہا کہ دیکھو یہ شخص زمین کے گول

ہونیکا قائل ہے۔ گویا اس کا خیال ہے کہ ہماری زمین کے نیچے ایک اور ملک ہے اور وہاں جو لوگ رہتے ہیں ان کی ٹانگیں اوپر ہیں اور سر نیچے اور درختوں کی جڑیں اوپر کی طرف ہیں تو شاخیں نیچے کی طرف ہیں۔ ان مشکلات کے ہوتے ہوئے اگر کولمبس اپنی تحقیقات کو چھوڑ دیتا تو وہ عزت و شہرت جو اس نے حاصل کی اسکو کیسے ملتی جس زمانہ میں سپین کی حکومت مسلمانوں کے ہاتھ میں تھی اس وقت کے ایک عالم گذرے ہیں روحانی اور جسمانی علوم کو واقف تھے جنکا نام محی الدین عربی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے کشف میں دکھایا گیا ہے۔ کہ اس سمندر کے پرے ایک بڑا وسیع ملک ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ کولمبس نے آپکے سلسلہ کے کسی آدمی سے ہی پہلے پہل یہ سنا تھا کہ زمین گول ہے اور سپین کے پرے سمندر کے ختم ہونے پر ایک بہت بڑا ملک ہے لیکن اس وقت لوگوں نے اسے پاگل قرار دیا اور اسکو کافر بھی کہا۔ ایک بات اس کے ذہن میں آگئی جس پر اس نے بڑے استقلال اور ہمت سے کام کیا اور کسی کی پرواہ نہ کی غرض دنیا کے کاموں میں جن میں یہ بھی خیال ہو سکتا ہے کہ شاید آخر میں کامیابی نہ ہو ہمت والے لوگ راستہ کی مشکلات سے نہیں گھبراتے تو پھر انبیا علیہم السلام کو تو دنیا میں ہدایت کے لئے خدا تعالےٰ نے بھیجا ہے ان کے سلسلہ کی اشاعت میں مایوس ہو کر بیٹھ جانا کیسی نادانی کی بات ہے۔ اگر دنیا اس قابل نہ ہو کہ خدا کی اس آواز کو سنیں تو نعوذ باللہ خدا تعالےٰ کا اپنے پاک بندوں کو ایسے وقت میں بھیجنا ایک لغو کام سمجھا جائیگا۔ ایسا کہنے والا خدا تعالیٰ پر الزام دیتا ہے۔ نادان لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کا ذکر کرنا ٹھیک نہیں یا یہ کہ ان کے ذکر سے اسلام کی ترقی نہیں ہو سکتی یا یہ کہ ان کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے جب عالم الغیب ہے تو اس نے کیوں بلا وجہ مرزا صاحب کو بھیج دیا کیا وہ نہیں جانتا کہ اس وقت دنیا کو کسی ہادی کی ضرورت ہے یا نہیں۔ موجودہ زمانے کی خطرناک حالت یہ پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ اس وقت خدا تعالےٰ کے کسی پاک انسان کی ضرورت ہے جو دنیا کو ان کے گناہوں سے پاک اور مطہر کرے لوگ ان کی مخالفت کرتے ہیں لیکن جو شخص مشکلات اور روکوں کو دیکھکر ہمت و استقلال سے کام نہیں لیتا ہے اور پیچھے ہٹتا ہے وہ خدا تعالےٰ کی رحمت سے ناامید ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر کون کہہ سکتا تھا کہ یہ دین تمام ادیان باطلہ پر غالب آجائیگا اور کون کہسکتا تھا کہ یہ لوگ تمام دنیا کے فاتح بن جائینگے اور دنیا کے چاروں کونوں تک لا الہ الا اللہ کا نعرہ بلند کرینگے۔ لیکن خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ اس وقت لوگوں کے دل خواہشمند ہیں۔ کہ خدا کی طرف سے کوئی آواز آئے جو انکو خواب غفلت سے جگائے۔ اور یہ خواہش ایسی پوشیدہ تھی کہ خود وہ لوگ بھی اس سے واقف نہ تھے جن کے دلوں میں وہ خواہش موجود تھی چنانچہ آپ کی بعثت پر سوائے چند سعید روحوں کے باقی سب لوگ آپ کی مخالفت پر تل گئے لیکن آہستہ آہستہ وہ فطرتی تڑپ جو مخفی تھی کہ اس آب حیات کے بعد مری زندگی محال ہے غالب آگئی اور فوج در فوج لوگ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ اسی طرح آجکل کے لوگوں کا حال ہے کہ گو وہ حضرت مسیح موعود کی مخالفت کرتے ہیں لیکن درحقیقت انکے دلوں کے اندر سے ایک آواز اٹھ رہی ہے کہ اس شخص کے قبول کرنے کے بغیر ہماری نجات نہیں۔ بعض کے دلوں میں یہ آواز ابھی بہت کمزور ہے بعض کے دلوں میں زیادہ زور سے ہے لیکن آہستہ آہستہ وہ بلند ہوتی جائیگی اور جو لوگ کہ آج نہیں سنتے وہ پھر سنینگے پس یہ کم ہمتی ہے جو بعض لوگ کہدیتے ہیں کہ لوگ ہماری بات نہیں سنتے تم ہمت نہ ہارو وہ آج نہیں تو پھر سنینگے۔ میرا اس آیت کے پڑھنے سے مدعا اپنی جماعت کو اس بات کی طرف متوجہ کرنا ہے کہ وہ بے استقلالی سے کام نہ لیں۔ یوسف علیہ السلام کو جب اہل قافلہ نکال کر لے گئے تو ان کے بھائیوں نے خیال کیا کہ اب یوسف علیہ السلام نہیں مل سکتے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے انہیں کہا کہ خدا کی نصرت سے ناامید ہو کیونکہ جب خدا تعالےٰ نے میرے دل میں یہ تحریک پیدا کی ہے تو وہ ضرور ملجائیگا اس لئے تم اس کی تلاش سے مایوس ہو کر مت بیٹھ جاؤ۔ یوسفؑ جو ایک حسین انسان تھے اور جن سے ایک جسمانی رشتہ تھا، اسکی تلاش سے حضرت یعقوبؑ نہیں تھکے اور ناامید نہیں ہوئے تو اسلام جو سب حسینوں سے زیادہ حسین سب خوبصورتوں سے زیادہ خوبصورت ہے بلکہ ہمارے مردہ دلوں کے لئے آبحیات ہے۔ اس کے کھوئے جانے پر اس کی تلاش کرنے کے لئے ہمیں کس محنت اور کوشش کی ضرورت ہے لیکن افسوس کوئی اس کی تلاش نہیں کرتا۔ اس کی تلاش کرنیوالے ناامید ہو کر بیٹھ گئے ہیں۔ سنو اور کان کھولکر سنو کہ موت کا کوئی اعتبار نہیں کہ کس وقت آجائے یہ وقت ضائع کرنیکا وقت نہیں خواہ دنیا تمہیں پاگل ہی کہے خواہ تمہارے نفس بھی تمکو مجنون کہیں اور ملامت کریں لیکن تم اپنے کام میں لگے رہو اور کسی طرف توجہ نہ کرو۔ جب خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ یہ اسلام کی ترقی اور عروج کا وقت ہے اور خدا تعالیٰ کے وعدے ہمارے سامنے ہیں کہ اسلام تمام مذاہب پر غالب رہیگا تو شیطان اگر لاکھوں مصیبتوں اور ابتلاؤں اور مشکلات کے پہاڑ تمہارے سامنے کھڑے کر دے تو بھی تم انکو کاٹ ڈالو۔ اگر وہ طرح طرح کی روکیں پیدا کرے تو ان کی پرواہ نہ کرو کیونکہ اس وقت شیطان تمہارے مقابلہ میں اپنی ساری طاقت اور تدابیر خرچ کریگا پس تم اپنے مدعا کو حاصل کرنے کے لئے غافل اور ناامید نہ ہو جاؤ کیونکہ خدا کے وعدے ہمیں تسلی دے رہے ہیں وہ شخص جو خدا تعالےٰ کی تائید سے ناامید ہو کر بیٹھتا ہے وہ اس کے انعاموں کا وارث نہیں ہو سکتا۔ پس تم تبلیغ کے لئے کوشش کرو اور غافل اور ناامید ہو کر مت بیٹھو جو لوگ اس پیغام کو سنیں وہ عمل کریں اور لوگوں تک اس پیغام کو پہنچائیں۔ نبی کریم فرماتے ہیں الحکمۃ ضالۃ المومن کہ کلمہ حکمت مومن کی گم شدہ چیز ہے اس کی تلاش میں رہے اور جہاں ملجائے اسے لے لے یہاں کلمہ حکمت کا نام مومن کی گم شدہ شے رکھکر مسلمان

کو بتایا ہے کہ جس طرح گم شدہ اشیاء کو انسان تلاش کرتا رہتا ہے اسی طرح کلمہ حکمت کی تلاش مسلمان کو لگی رہنی چاہئیے پس جبکہ کلمہ حکمت مومن کا یوسف ہے جس کی تلاش کرنی اس کے لئے ضروری ہے تو وہ سعید روحیں جو بہت سے کلمات حکمت کی حامل ہو سکیں اس انتظار میں ہیں کہ کوئی انکو حق بتائے تو وہ اسے قبول کریں تلاش بدرجہ اولیٰ یوسف ہیں اور ان کی تلاش ہر ایک مومن کا فرض ہے پس اٹھو اور ان یوسفوں کی تلاش کرو کہ یعقوب علیہ السلام کا ایک یوسف گم ہو گیا تھا اور تمہارے کروڑوں یوسف گم شدہ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا دم بھرنے والے لوگوں کی تعداد کتنی ہے کم سے کم اٹھارہ کروڑ ہے لیکن اس وقت وہ دین سے دور اور اللہ تعالیٰ سے غافل ہے اور آبحیات کی پیاسی ہے کیا وہ ہمارے یوسف نہیں پھر ان کے علاوہ کروڑوں کروڑ ایسی مخلوق موجود ہے جو اسلام کی صداقت کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے کیا وہ ہمارے یوسف نہیں ہیں ضرور ہیں پس اس قدر یوسف کے کھوئے جانے پر بھی کیا تم سستی سے کام لوگے اور ہمت ہار کر بیٹھ جاؤ گے اٹھو اور ان کی تلاش کرو کہ ان کے مل جانے پر وہ حقیقی یوسف یعنی اسلام بھی ملجائیگا اور کبھی مت خیال کرو کہ لوگ سنتے نہیں۔ لوگ سنتے ہیں اور ضرور سنتے ہیں۔ دشمنوں کی ملامتوں کی پرواہ نہ کرو اور ان کی ملامت سے تم اپنے کاموں کو نہ چھوڑو کسی کو کیا معلوم ہے کہ موت کس وقت آجائیگی۔ خدا کے حضور تم نے جواب دینا ہے اگر تم نے غفلت میں اپنا وقت ضائع کر دیا تو خدا کے حضور کیا جواب دوگے اور کونسا منہ لیکر خدا کے سامنے جاؤ گے میں تمہیں یعقوب کی طرح کہتا ہوں لا تایئسوا من روح اللہ تم خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ناامید ہو کر نہ بیٹھ جاؤ۔ اگر کوئی چیز مقابلہ کے لئے تمہارے سامنے آئے تو اس کی مت پرواہ کرو۔ ایک وہ قومیں ہیں جو اپنے بچوں عورتوں کو قوم کی خدمت کے لئے لگا رہے ہیں۔ موجودہ وقت میں جس قدر سامان جنگ سلطنت برطانیہ کے پاس ہیں اس کے مقابلہ میں جرمن اور آسٹریا کے پاس بہت ہی تھوڑا ہے لیکن باوجود اسباب کے اس وقت کے مدبرین نے ان کی ہمت اور استقلال کو مانا ہے وہ ذرا ہمت نہیں ہارتے اور باوجود کل سامانوں کی مخالفت کے مقابلہ سے ہاتھ نہیں روکتے۔ اس دنیاوی دشمن سے نصیحت حاصل کرو کہ اس کے لئے خدا نے کوئی وعدہ نہیں کیا کہ میں تم کو غالب کرونگا اور اس کی شکست دنیاوی سامانوں کے لحاظ سے یقینی معلوم ہوتی ہے بلکہ خدا کا ہاتھ بھی اس کے خلاف معلوم ہوتا ہے کہ جہاں اس کو کامیابی کی امید ہوتی ہے وہیں کوئی ایسی نئی بات پیدا ہو جاتی ہے کہ فتح کو شکست سے بدل دیتی ہے مگر پھر بھی وہ اس قدر ہمت اور استقلال سے کام کرتا ہے۔ تمہارے لئے تو خدا نے یہ وعدہ کیا ہے کہ تم فتح پاؤ گے پھر تم کیوں ہمت ہارتے ہو کیا صرف اس لئے ناامید ہوتے ہو کہ لوگ نہیں سنتے۔ نہیں! یہ خیال مت کرو جو آج نہیں سنتا وہ کل سنیگا جو اس مہینے میں نہیں سنتا وہ اگلے مہینے میں سن لیگا۔ جو آج تم سے نفرت کرتا ہے وہ کل تم سے محبت اور الفت کریگا۔ اگر آج دور بھاگتا ہے تو کل قریب آئیگا۔ کیا یہ سچ نہیں کہ ہم میں بہت سے ایسے احمدی موجود ہیں جو پہلے سخت مخالف تھے لیکن آج دین پر جان قربان کرتے ہیں پھر کیا وہ ہمارے لئے سبق نہیں کہ ہر ایک کام اپنے وقت پر ہوتا ہے اور جو لوگ ہمارے سخت مخالف ہیں ان سے ہمیں بالکل نہیں ڈرنا چاہئیے ناامید نہیں ہونا چاہئیے کیونکہ نہیں معلوم کہ جب ہم مایوس ہو کر بیٹھ گئے ہوں وہی وقت ان کی ہدایت کا ہو۔ پس ہمیں چاہئیے کہ ہم اس وقت تک اپنے کام کو نہ چھوڑیں جب تک کہ موت ہمارے ہونٹوں کو بند نہ کر دے اس میں شک نہیں کہ اس وقت بھی ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے لیکن ترقی کی جو رفتار ہے وہ بہت آہستہ اور سست ہے۔ درحقیقت اگر سوچو تو یہ ہماری غفلتوں اور سستیوں کا نتیجہ ہے۔ اسلام بھی اس وقت یوسف کی طرح غلام ہو کر بک رہا ہے تم اس کوشش میں لگ جاؤ کہ خدا کا چہرہ نظر آئے کیا تمہاری آنکھیں اس بات کو دیکھنے کی خواہش نہیں رکھتیں کہ لا الہ الا اللہ کہنے والے چاروں طرف نظر آئیں۔ کیا تمہارا دل نہیں چاہتا کہ مسیح موعودؑ کو دجال کہنے کی بجائے انہیں نبی کہا جائے۔ مبارک ہیں وہ جن کے ذریعے یہ کام ہوتا ہے وہ وقت آئیگا اور ضرور آئیگا جب یہ کام ہو کر رہینگے کیونکہ یہ خدا کے وعدے ہیں جو ضرور پورے ہونگے لیکن کاش وہ دن ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور ہمارے ذریعہ ہوں تا ہم برکت پائیں اور ہم ہی ان درجات کو حاصل کرنے والے ہوں۔ اسلام کو لانے والے اور اسی طرح ثریا سے ایمان لانے والے کا نام دنیا میں بلند دیکھیں خدا تعالیٰ ہماری محنتوں کو ضائع نہیں کریگا۔ پس تم ہوشیار ہو جاؤ یہی تمہارے کام کرنے کے دن ہیں تم تھک کر مت بیٹھو میں پھر کہتا ہوں یا بنی اذہبو فتحسسو من یوسف و اخیہ ولا تایئسوا من روح اللہ۔ اے میرے بیٹو تم اسلام کی خبر لو اور اس سے غافل اور ناامید نہ ہو۔

روح کے معنے نصرت اور فضل اور آرام کے ہیں۔ پس تم خدا تعالیٰ کی نصرت اور مدد سے ناامید نہ ہو۔ خدا تعالیٰ تمہیں توفیق دے کہ تم لوگ ان انعامات کے وارث ہو۔ آمین۔

بقیہ اخبار احمدیہ

شروعہ سے ایک دوست نے حضرت اقدس ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھا کہ کیا میں وہ اک فروعی اختلافات رکھتے ہوئے بیعت کر سکتا ہوں حضور نے لکھا یا کہ اصل مقصد تو جماعت کا اتحاد ہے اگر کوئی رفع فتنہ کی غرض سے داخل سلسلہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ وہ اختلافات بھی دور کر دیگا۔

امرتسر سے ڈاکٹر امیر الدین صاحب اپنے عزیز دوست محمد حسین صاحب کے لئے جنہوں نے پچھلے سال بیعت کی تھی اور جو کچھ عرصہ سے بیمار ہیں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

فتاویٰ لائلپور سے ایک صاحب نے دریافت کیا کہ آیا مسلمان شراب کا ٹھیکہ اپنی طرف سے لیکر دوسرے شخص کو دے سکتا ہے۔ حضور نے لکھایا کہ مسلمان کے لئے شراب کے کام میں کسی طرح بھی حصہ لینا جائز نہیں۔

قلعہ پھلور سے ایک بھائی اپنے سالانہ امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

الفضل کے متعلق

الفضل کو جن انتہائی مشکلات کی وجہ سے ہفتہ میں ۳ بار کی بجائے دو بار کیا گیا ہے۔ وہ ناظرین اخبار سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے۔ کہ اس وقت تک جماعت کے حصہ کثیر نے اس اخبار کے استحکام کیلئے جو صرف جماعت کی نفع رسانی کے لئے زر کثیر صرف کرکے جاری رکھا گیا ہے۔ عملی کارروائی کی طرف توجہ نہیں۔ اس زمانہ میں قومی ضروریات کچھ اس قسم کی واقع ہوئی ہیں۔ کہ جن کا اخبار سے بہت بڑا تعلق ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کسی قوم کی حالت کا اندازہ اس کے اخباروں سے لگایا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے سلسلہ کے اخباروں کا جہاں یہ ایک بڑا کام ہے کہ جماعت کو مرکزی حالات اور سلسلہ کی ضروریات وغیرہ سے آگاہ کریں۔ وہاں یہ بھی انکا اہم فرض ہے کہ تبلیغ سلسلہ کی نہایت ضروری خدمت کو انجام دیں اور یہ دونوں فرض اس وقت تک احسن طور پر انجام پذیر نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ قوم کی توجہ خاص طور سے اخباروں کے قیام و استحکام کی طرف نہ ہو۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اخبار الفضل نے اس وقت تک جن مشکلات میں سے گذرتے ہوئے اپنے فرائض کو ادا کیا ہے انکو ملحوظ رکھکر بعض احباب اس کی ترقی اشاعت کے لئے خاص جوش رکھتے ہیں۔ اور اپنے جوش کا عملی طور پر ثبوت بھی دے رہے ہیں۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ دوسرے احباب بھی ان کے نقش قدم پر چل کر اخبار کی ترقی میں کوشاں ہوں۔ اور وہ اس طرح کہ خود خریدار بنیں۔ اور اگر پہلے ہی خریدار ہیں۔ تو دوسروں کو خریدار بنائیں۔

گذشتہ ہفتہ میں مندرجہ ذیل احباب نے اخبار کے متعلق سعی فرماکر شکر گذاری کا موقع دیا۔ چونکہ ہمیں ایسے ہی بہت سے احباب کی ضرورت ہے۔ جو ان کی طرح اخلاص اور جوش کا ثبوت دیں۔ اس لئے انہی کے الفاظ شائع کئے جاتے ہیں:۔

(۱) جناب منشی عبداللہ خان صاحب ملازم حضرت نواب صاحب مالیر کوٹلہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں اپنی دانست میں اخبار الفضل کو کم از کم ہر ایک احمدی دوست کے ہاتھ میں دیکھنا چاہتا ہوں آج میں نے ایک احمدی کو اخبار کی خریداری کے متعلق کہا۔ تو انہوں نے بڑی خوشی سے منظور کرلیا۔ آپ ان کے نام فی الحال چھ ماہ کی قیمت کا وی۔ پی کر دیں۔ ششماہی ختم ہونے پر پھر وی پی کر دینا۔ جزاہما اللہ

(۲) جناب حافظ عبدالمجید صاحب کوہ منصوری سے تحریر فرماتے ہیں "الفضل کی رپوٹ پڑھکر قوم کی غفلت پر (جن میں خاکسار بھی شامل ہے) نہایت افسوس ہوا۔ الفضل اسم بامسمیٰ ہے اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ قوم کے لئے آبحیات کا حکم رکھتا ہے خداوند تعالیٰ اس کے وجود مسعود کو قائم رکھے آمین۔ فی الحال خاکسار کی طرف سے اصحاب مندرجہ ذیل کے نام صرف چھ ماہ کے لئے الفضل جاری فرماکر مشکور فرمادیں اور قیمت بذریعہ وی پی خاکسار سے وصول فرمادیں

(۱) بخدمت سید محمد اسمٰعیل صاحب۔

(۲) بخدمت سید آغا میر صاحب۔

(۳) جناب مستری فضل کریم صاحب جالندھری حال مقیم قادیان لکھتے ہیں۔ کہ اخبار ہفتہ میں دو بار ہوگیا ہے۔ پہلے تین بار شائع ہوتا تھا۔ جس سے میرے دل کو بہت صدمہ پہنچا مجھکو اس اخبار سے خاص محبت ہے۔ پہلے بھی میں ایک غیر احمدی کے نام اپنے خرچ پر ایک اخبار جاری کرا چکا ہوں۔ لہذا اب ایک اور اخبار مستری نصیر الدین صاحب کے نام جاری کراتا ہوں۔

خدا تعالیٰ ان احباب کو جزائے خیر دے۔ امید ہے کہ دیگر احباب بھی بہت جلد اس طرف توجہ فرمائینگے۔

احباب اخبار کی اشاعت میں سعی فرماویں۔

سالانہ جلسہ کا موقع آگیا

برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خداوند کریم کے فضل وکرم سے وہ دور دراز ملکوں کے احباب کی ملاقات اور بڑے بڑے فیوض اور برکات کے حصول کا موقعہ یعنی جلسہ سالانہ قریب آگیا ہے۔ ان مبارک ایام کے فوائد مفصل طور پر تحریر کرنا میرے خیال میں چنداں ضروری نہیں مختصراً عرض ہے کہ یہ اجتماع اس مقدس انسان کا تجویز کردہ ہے جو اس عالم کی تمام تاریکیاں دور کرنے اور اسلام کی ڈوبتی ناؤ کو پار لگانے آیا تھا اس لئے یہ اجتماع اس زمانے کی تمام زہروں کے واسطے تریاق اور دنیا میں اسلام کو پھیلانے کا ایک ذریعہ ہے جس کے قیام اور بارونق بنانے میں ہم کو اپنے اوقات اور مال بلکہ تمام فوائد کو حتے الوسع قربان کر دینا چاہیئے اور جہاں تک ممکن ہو سعی کرنی چاہیئے کہ یہ خدا کے مرسل کا تجویز کیا ہوا کام خیر و خوبی سے پورا ہو۔ لیکن یہ کام جس قدر ضروری اور اہم ہے۔ اس سال اسی قدر مشکل اور صرف کثیر کو بھی چاہتا ہے کیونکہ اس سال قحط کی وجہ سے ہر چیز گراں ہو رہی ہے اس لئے ضرورت ہے کہ ہر وہ شخص جس نے اس پیارے محبوب کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اقرار کرکے اس کے کاموں کے پورا کرنے کی ذمہ داری اٹھائی ہے کوشش اور ہمت کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور بہت جلد اس عظیم الشان کام کے شروع کرنے کے واسطے خود اور اپنے گردو پیش کے احباب کو (جلسہ کے اخراجات کے واسطے) روپیہ جمع کرکے روانہ کرنے میں لگا دیوے تاکہ بہت جلد ضروری اشیاء خریدی جائیں اور تیاری شروع ہو جائے کیونکہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اب ضروری سامان کی فراہمی میں جس قدر دیر ہوگی اتنا ہی خرچ بڑھیگا۔ بلکہ وقت پر بعض اشیاء کا ملنا ہی دشوار ہوگا۔ والسلام۔ خلیفہ رشید الدین افسر بیت المال

خط کتابت میں خریداری نمبر ضرور لکھا کریں کیونکہ تعمیل میں دقت ہوتی ہے۔ (مینیجر)